ماہنامہ لاہور
نعت
نیازِ نعت ۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 18 واں سال

راجا غلام محمد صدر ادارہ اقبال پاکستان کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ **نعت** لاہور

جلد 18 دسمبر 2005 شمارہ 12

ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
ایڈووکیٹ

نیازِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

شہناز کوثر۔ اظہر محمود

منیجر: راجا اختر محمود

پبلشر
راجا رشید محمود
ایوانِ نعت

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، رحیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرونِ ممالک کے لیے 100 ڈالر

فون: 7463684

اظہر منزل، نیو چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

شاعرِ نعت کا [illegible] واں اُردو مجموعۂ نعت

نیازِ نعت

نیاز مند:

راجا رشید محمود

اُردو کے پہلے نعت گو

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

احتیاجات

☆☆☆☆☆

حمد و نعت

دستِ الفت سے بنائے خد و خالِ محبوب
کیوں نہ اللہ کو خوش آتا جمالِ محبوب

صبحِ مولودِ نبی ﷺ ہم پہ محبّ کا احساں
شبِ معراج کا مفہوم وصالِ محبوب

اپنے محبوب کے اصحابؓ پہ وہ راضی ہے
اور محبوب ہے اللہ کو آلِ محبوب

پاؤں پر ان کے نہ بھایا تھا ورم کا آنا
کبریا رکھتا تھا اس درجہ خیالِ محبوب

اپنے محبوب کی خواہش پہ بدل کر قبلہ
واضح خالق نے کیا سب پہ کمالِ محبوب

حجیت ان ﷺ کی احادیث کی یوں ثابت ہے
قول و فرمانِ خداوند ہے قالِ محبوب

عظمتیں آپ ﷺ کی محمود بتانے کے لیے
رب نے واضح کیے قرآں میں خصالِ محبوب

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کروروں سال پہلے جب بھی منظر عرش کا دیکھا
وہاں نامِ نبی ﷺ جبریلؑ نے لکھا ہوا دیکھا

مری آنکھوں کو دیکھا بند اور سر کو جھکا دیکھا
مرے احباب نے روضے کو میرا دیکھنا دیکھا

یہ اک دُنیائے محسوسات کی دلکش نہایت ہے
کرم آقا ﷺ کا جس نے زندگی میں بارہا دیکھا

مُفسّر جو ہیں "اَوْ اَدْنیٰ" کے، اُن سے پوچھنا یہ ہے
نہ کیا قوسوں کے ملنے سے بھی تم نے دائرہ دیکھا؟

دیا جو کچھ کسی کو، وہ دیا ربِّ دو عالم نے
ملا لیکن اُسی کو جس نے درِ سرکار ﷺ کا دیکھا

خشیّت نے ہمیں گھیرے رکھا مکّہ کی گلیوں میں
کرم شہرِ رسولِ حق ﷺ میں ہم نے جابجا دیکھا

صحت نے کامیابی کی طرح اُس کے قدم چومے
مریضِ ہجر نے طیبہ کا جب دارُالشّفا دیکھا

نہ ہم کہنے کے قابل ہیں، نہ تم سننے کے لائق ہو
مدینے میں نگاہ و قلب و جاں سے ہم نے کیا دیکھا

جو پتھّر مارنے والے تھے، اُن کو بھی دعائیں دیں
جہاں نے رحمۃ للعلمیں ﷺ کا حوصلہ دیکھا

جھکایا جس نے بھی سر اپنا قدمینِ پیمبر ﷺ میں
ہر اک اوجِ سما کو اس نے اپنے زیرِ پا دیکھا

گواہی چشم دید آقا ﷺ نے دی خالق کے ہونے کی
شبِ اسرا انھوں نے کبریا کو برملا دیکھا

یہ ہے خودِ اختیاری فقر کی محمودؔ اک صورت
زمانے بھر نے سلطانِ جہاں ﷺ کا بوریا دیکھا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کا نُور نبی ﷺ کی تجلیات میں ہے
صفاتِ حق کا نظارہ انھی کی ذات میں ہے

میں صبح و شام نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہوں
عقیدتوں کی اِک دُنیا اس ایک بات میں ہے

خدا نے ان کو خزانوں کی کُنجیاں دی ہیں
ہر ایک چیز نبی ﷺ کے تصرّفات میں ہے

حبیبِ رب بھی ہیں وہ اور سراپا رحمت بھی
حکومت آقا و مولا ﷺ کی شش جہات میں ہے

جو راضی ہو گئے آقا ﷺ تو رب ہُوا راضی
خدا کا لطف و کرم اُن کے التفات میں ہے

وہ رُخ مدینۂ طیبہ کو کیوں نہیں کرتا
گھرا ہُوا جو مصائب میں، مشکلات میں ہے

بھروسا اتنا ہے مجھ کو خدا کی رحمت پر
مدینے حاضری میری توقّعات میں ہے

جو حرزِ جاں نہیں کرتا نبی ﷺ کی الفت کو
وہ جان لے کہ عزازیل اُس کی گھات میں ہے

دنا کے ذکر میں جو دیکھتا ہے قربت کو
تو گویا غرق وہ بحرِ تحیّرات میں ہے

اسی کی یاد میں تسکین پا رہا ہوں مَیں
دیارِ پاک پیمبر ﷺ تصوّرات میں ہے

مرا بقیعِ مقدّس میں داخلہ ہو گا
یہ اک نوید تو پنہاں مری وفات میں ہے

یہی سبب ہوا محمودؔ کے تفاخُر کا
فقط مدیحِ پیمبر ﷺ نگارشات میں ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جن کے سامنے آقا ﷺ کا تھا تنِ پُرنور
فرشتے تھامتے تھے اُن کا دامنِ پُرنور

وہ خوش نصیب ہیں بندے، جو دیکھ لیتے ہیں
حبیبِ خالق و مالک ﷺ کا مسکنِ پُرنور

جہاں سے آتی ہیں شہرِ نبی ﷺ کی خوشبوئیں
ہے میری روح میں ایسا بھی روزنِ پُرنور

نبی ﷺ کے گھر کے اور منبر کے درمیاں پایا
ریاضِ جنّۃ کی صورت میں گلشنِ پُرنور

یقیں ہے مجھ کو کہ میزاں پہ پائے گا وقعت
نبی ﷺ کی نعت کی صورت مرا فنِ پُرنور

جو نورِ سرورِ عالم ﷺ کی اک جھلک پڑ جائے
بقیعِ پاک میں میرا ہو مدفنِ پُرنور

درِ نبی ﷺ پہ رسائی جو ہو مری محمودؔ
تو نکلے نیچی نگاہوں سے روغنِ پُرنور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الفتِ آقا ﷺ نہ ہو تو تیرا اک اک دم عبث
ہے غلط لب پر بیاں اور دل میں کیف و کم عبث

گر غمِ مہجوریِ طیبہ نہیں تو پھر ہے کیا
چشمِ نرگس پر لرزتا قطرۂ شبنم عبث؟

کبریا کی گر نہ ہو خوشنودی مقصودِ دلی
یادِ آقا ﷺ دل میں کیا. ہوتی ہے مستحکم عبث

الفتِ محبوبِ خلّاقِ جہاں ﷺ مطلوب تھی
ورنہ کیا دُنیائے آب و گِل میں آئے ہم عبث

خرّمی مجھ کو ہے حاصل مصطفیٰ ﷺ کی یاد میں
میرے پیچھے مت پڑیں دُنیا کے رنج و غم عبث

اے غزل گو دوست! تیرا طائرِ فکر و خیال
غیرِ سرور ﷺ کی طرف کرتا رہا ہے رم عبث

اس کا باعث ہے فقط محمودؔ یادِ مصطفیٰ ﷺ
اپنی آنکھوں میں کبھی آتا نہیں ہے نم عبث

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمائیں جس پہ سرورِ دیں ﷺ مہربانیاں
رب کی رہیں گی اُس کے قریں مہربانیاں

ہے ہر کوئی حضور ﷺ کی رحمت سے فیض یاب
کس شخص پر نبی ﷺ کی نہیں مہربانیاں

سرکار ﷺ کی مخالفت پر جو ڈٹے رہے
ان پر بھی مصطفیٰ ﷺ کی ہُوئیں مہربانیاں

لطفِ نبی ﷺ پہ وہ نہیں تشکیک کا شکار
کرتا ہے جن پہ حُسنِ یقیں مہربانیاں

چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی ہمیشہ پڑی رہے
مجھ پر کرے جو میری جبیں مہربانیاں

قُربِ دنا میں کرتا ہے سرور ﷺ سے بات چیت
کرتا ہے جب وہ عرش نشیں مہربانیاں

طیبہ کی گود میں رہے محمودؔ حشر تک
فرمائے گر وہاں کی زمیں مہربانیاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک نہ اک آتا رہا آگے قد آور مسئلہ
حل درودِ پاکِ مُرسل ﷺ سے ہُوا ہر مسئلہ

مصطفیٰ ﷺ نے ان سے بچنے کی ہمیں تلقین کی
جاہ و حشمت مسئلہ ہے، دولت و زر مسئلہ

اس کا حل تعلیمِ آقا ﷺ پر عمل کرنے میں ہے
یہ نظر آتا ہے جو دُنیا میں گھر گھر مسئلہ

وہ تو یوں کہیے، نبی ﷺ کی پڑ گئی نظرِ کرم
تھا بڑا ورنہ حسابِ روزِ محشر مسئلہ

ہم کو اُن سے طاعتِ پیہم کا رشتہ چاہیے
دُنیا و عُقبیٰ کا نمٹائیں گے سرور ﷺ مسئلہ

سر اُٹھانا ہے تو آقا ﷺ کے قدم کو چوم لو
حل کیے جاتا ہے، دیکھو شاہِ خاور مسئلہ

ان سے چُھٹکارے کی صورت کیجیے بہرِ خدا
ہیں مرے آقا ﷺ ہمارے سارے ''رہبر'' مسئلہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خوشا جو اُسوۂ سرکار ﷺ کو رہبر سمجھتا ہے

ہے روشن اُسی بندے کا فردا ہے

کلا ... آقا ﷺ کی محبت کا

سوا رب کے بی ﷺ کی نعت پر کس کا اجارہ ہے

حبیبِ پاک ﷺ پر رب نے نبوت ختم فرما دی

نبوت کا جو اب دعویٰ کرے، وہ شخص جھوٹا ہے

جو سمجھے اتباعِ سرورِ عالم ﷺ کی اہمیت

وہی خوش بخت ہے وہ فرد جو دانا ہے، بینا ہے

برتنا تم نہ اغماض ان ﷺ کی تعلیماتِ احسن سے

کہ اس میں بالیقیں دُنیا و عقبیٰ کا خسارہ ہے

حیات و موت حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ میں ہو جس کی

اُسی کا جینا اچھا ہے، اسی کا مرنا جینا ہے

اگر محمودؔ کے آقا ﷺ گنہگاروں کے شافع ہیں

تو یہ ہے معصیت پیشہ گنہگاری میں یکتا ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لائے جب تشریف اس دُنیا میں سلطانِ زماں ﷺ

ہو گیا حرفِ غلط اُس دن سے بُحرانِ زماں

ہے منارِ نور طُرّے کی طرح عظمت نشاں

گنبدِ سرکار ﷺ ہے دستارِ ایوانِ زماں

کون سمجھے گا حقیقت آپ کی، جب آپ ہیں

جانِ ہر ذی روح، جانِ آخرت، جانِ زماں

ہیں مکان و لامکاں آقا ﷺ کے دم سے مستفیض

آپ روحِ لازماں ہیں، آپ عنوانِ زماں

معرفت اُن سے، زمانہ اُن سے ہے کہ ہیں وہی

صاحبِ اقلیمِ عرفاں، صدرِ ذی شانِ زماں

گنبدِ سرسبز کے باعث ہیں سب سرسبزیاں

ہو گیا شاداب طیبہ سے گلستانِ زماں

صرف اک محمودؔ ہی ان کا نہیں مدحت نگار

پُر ہے مدحِ سرورِ عالم ﷺ سے دیوانِ زماں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظاہر ہُوا ہے سب پہ دُنا کے شُہود سے
ثابت وجودِ رب ہے نبی ﷺ کے وجود سے

دیں کے مطالعے سے یہ نکتہ ملا مجھے
راضی جو ہو گا رب تو نبی ﷺ پر درود سے

سرکار ﷺ کے پسینے کی خوشبو زیادہ تھی
نافہ سے، عطر و مُشک سے، عنبر سے، عُود سے

وردِ زباں ہو جس کے، پیمبر ﷺ کا ذکرِ پاک
وہ بے نیاز کیوں نہ ہو نام و نمود سے

بہبود آدمی کی تھی منظورِ کبریا
دُنیائے آب و گِل میں نبی ﷺ کے وُرود سے

خِلعت ملا ہے ایسا پیمبر ﷺ کی نعت پر
رب کا کرم جھلک رہا ہے تار و پود سے

سرکار ﷺ نے کہا کہ حقوق العباد کا
ہے اہتمام اچھا قیام و قُعود سے

رحمت ہیں کائناتوں کی خاطر رسولِ پاک ﷺ
سب فیض یاب ہیں انھی کے بذل و جُود سے

نعتِ رسولِ حق ﷺ سے نکھرتا ہے میرا دل
اور نعت کو سنوارتا ہُوں مَیں درود سے

آقا ﷺ کے اُمتی ہیں مگر بدنصیب ہیں
رکھیں جو بھائی چارہ ہُنود و یہُود سے

سرکار ﷺ! اہلِ دیں کی سُنے گا نہ کوئی بات
''او آئی سی'' جو اب بھی نہ نکلی جُمود سے

تقلیدِ کبریا پہ میں کیوں مُفتخر نہ ہوں
''حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودود سے''

محمودؔ پیار ہے جو خدا کو نبی ﷺ کے ساتھ
وہ پیار ہے مُبرّا حُدود و قُیود سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُرہان و حُجت آئی ہے ربِّ ودود سے
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودود سے"

خود اُن سے پوچھ کر جو بنایا گیا انھیں
آقا ﷺ کی خوش لقائی ہے ربِ ودود سے

تکریمِ مصطفیٰ ﷺ میں نہ کرنا کمی کوئی
اس پر وعید آئی ہے ربِ ودود سے

کثرت جو کی ہے میں نے درودِ رسول ﷺ کی
مجھ کو یہ رہنمائی ہے ربِ ودود سے

آقا ﷺ سا کوئی ہے، نہ ہُوا ہے کہ آپ نے
پائی عجب اکائی ہے ربِ ودود سے

الفت حبیبِ ربِّ جہاں سے جسے نہیں
اُس شخص کی لڑائی ہے ربِ ودود سے

تدفینِ شہرِ سرورِ عالم ﷺ میں ہو مری
یہ عرض التجائی ہے ربِ ودود سے

خود آشنا حضور ﷺ کا ربِّ ودود ہے
اور ان کی آشنائی ہے ربِّ ودود سے

حاصل سبھی رسولوںؑ میں میرے حضور ﷺ کو
اعزازِ مصطفائی ہے ربِ ودود سے

توبہ کے واسطے درِ سرکار ﷺ کو چلیں
تجویز ہم کو آئی ہے ربِ ودود سے

توفیق مل گئی ہے، کریں مدحِ مصطفیٰ ﷺ
محمودؔ یہ بھلائی ہے ربِّ ودود سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ رسولِ اکرم ﷺ رہتا ہے جس زباں پر
کرتے ہیں ذکر اُس کا سب قُدسی آسماں پر

پہنچے حبیبِ خالق ﷺ جس وقت لامکاں پر
اَسرار کُھل گئے سب سرکارِ ہر جہاں ﷺ پر

ہم نے کہیں نہ دیکھی، ہم نے کہیں نہ پائی
پائی ہے جو سکینت آقا ﷺ کے آستاں پر

جس پر قدومِ پاکِ محبوبِ رب ﷺ لگے ہوں
ٹھہرے نظر تو کیسے اُس خاکِ ضوفشاں پر

محشر میں مَیں کہوں گا، ہوں اُمتی نبی ﷺ کا
بنتا ہے کام میرا، آقا ﷺ کی ایک ''ہاں'' پر

اُس پر نثار جائیں ہم ایسے عاصیوں کی
عزت پہ مصطفیٰ ﷺ کی، جو کھیل جائے جاں پر

روشن نہ کیوں رہے گی وہ تا قیامِ محشر
آئے قدومِ سرور ﷺ اک بار کہکشاں پر

قدمین کی طرف سے سُورج اُبھرتا دیکھو
وہ ماتھا ٹیکتا ہے سرور ﷺ کے آستاں پر

پائیں نہ کیوں ضیائیں شہرِ نبی ﷺ سے آنکھیں
نورِ خدائے عالَم ہے ضو فگن جہاں پر

غیرِ نبی (ﷺ) کی الفت دل میں نہ آنے پائے
کیوں بوجھ ڈالتے ہو تم قلبِ ناتواں پر

لائے گا کامیابی وِردِ درودِ سرور ﷺ
حق کی مشیّت آئی جس وقت امتحاں پر

سرکار ﷺ! دیں کو عالم بھی کاروبار سمجھے
نظریں لگی ہوئی ہیں سب سُود پر زیاں پر

فرشِ زمیں پہ بیٹھے بیٹھے درود پڑھ کر
محمودؔ میں تو خود کو پاتا ہوں آسماں پر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیا جونہی درودِ پیمبر ﷺ زبان پر
طیرِ خیال و فکر چلا ہے اُڑان پر

صف بستہ دست بستہ کھڑے تھے ملائکہ
جس وقت پہنچے میرے نبی ﷺ آسمان پر

دُنیائے آب وگِل میں جب سرکار ﷺ آ گئے
اُس دن سے چھا گئی ہے مسرّت جہان پر

دم بھر میں اس کو لے کے مدینے پہنچ گئے
تخییل کو ملے ہیں وہ شایانِ شان پر

عنوان اِس کا نعت و درودِ حضور ﷺ ہے
خوش کیوں نہ ہوں عزیز مری داستان پر

دیکھے کوئی بغور تو پائے گا لازماً
اُن ﷺ کی نگاہِ لطف مرے خاندان پر

محمودؔ ہے یقینی پیمبر ﷺ کا التفات
اِس باب میں خیال غلط ہے گمان پر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت ہم پڑھتے رہے اَلطافِ کیف و کم لیے
اس لیے پہنچے مدینے آنکھ میں شبنم لیے

شہرِ مکّہ پیر کا دن تھا' ربیع النّور تھا
آ گئے سرکار ﷺ بہبودِ بنی آدم لیے

داخلِ میدانِ محشر فخر سے ہو جائیں گے
ہاتھ میں "صَلِّ عَلٰی اَحْمَدْ ﷺ" کا ہم پرچم لیے

حشر کے میداں سے فردوسِ بریں کو چل دیے
بر میں ہم اسنادِ مدحِ سرورِ عالم ﷺ لیے

سربلندی کا سبب ہے سر جھکانا اس طرح
ہم مدینے کو چلے گردن میں اپنی خم لیے

آج تک راہِ مدینہ پر چلے جاتے ہیں ہم
سن نواسی ۸۹ میں چلے تھے عزم یوں محکم لیے

موڑا جو محمودؔ منہ ہم نے نبی ﷺ کے حکم سے
مول ہم نے اِس طرح دُنیا کے رنج و غم لیے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ ہو اُلفت کا ہر اک ترجماں معجز بیاں
بلبلِ طیبہ کی ہیں گلکاریاں معجز بیاں

مجھ کو لگتے ہیں مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہُوئے
ہفت افلاک و مکان و لامکاں معجز بیاں

دل کے کانوں سے کبھی تو نے سُنی ہے اس کی بات؟
ذکرِ اسرا میں ہے اب بھی کہکشاں معجز بیاں

مصطفیٰ ﷺ تھے بیتِ مقدس میں امامُ الانبیاء
ایسی دی جبریلؑ نے اُس جا اذاں معجز بیاں

جو رِضائے مصطفیٰ ﷺ کو اہمیت دیتا رہا
ہو گیا ثابت وہ حق کا ترجماں معجز بیاں

جس نے پایا دین احادیثِ رسولِ پاک ﷺ سے
کیوں نہ ہو اُس خوش مقدر کی زباں معجز بیاں

بیٹیاںؓ ، حسنینؓ ، ازواجؓ اور دامادانؓ ہیں!
ہے مرے آقا ﷺ کا پورا خانداں معجز بیاں

ہو صُہیبؓ و ابنِ یاسرؓ کی، بلالِ پاکؓ کی
کر بیاں الفت کی ہر اک داستاں معجز بیاں

جو لکھا مضمون تو نے مصطفیٰ ﷺ کی شان میں
متن اُس کا حق ہے، اس کی سُرخیاں معجز بیاں

دیکھنا یہ ہے کہ مدحِ مصطفیٰ ﷺ کرتا بھی ہے
اپنے کو کہتا ہے ہر شاعر یہاں معجز بیاں

نعت پڑھنے کی جُونہی طیبہ میں فرمائش ہوئی
مَیں ہُوا محمودؔ ثابت ناگہاں معجز بیاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نغمۂ مدحِ رسول اللہ ﷺ جو گاتا نہیں
اُس کا اہلِ اُنس و الفت سے کوئی ناتا نہیں

وہ سمجھ سکتا نہیں عظمت نبیؐ پاک ﷺ کی
دیں کی لم جبریلؑ جس بندے کو سمجھاتا نہیں

اذنِ آقا ﷺ شہرِ طیبہ کے لیے ہے لازمی
خود سے کوئی اس مقامِ اوج تک جاتا نہیں

نعت بھی ہو ذات کا اظہار بھی مقصود ہو
پرچمِ اِخلاص پھر محفل پہ لہراتا نہیں

زندگی پھولوں کی اک دو روز کی ہوتی ہے بس
ہے گلِ نعتِ رسولِ حق ﷺ جو مُرجھاتا نہیں

اُس کو لے جاتا ہے خود رضواں بہشتِ پاک میں
جو نبی ﷺ کی راہ پر چلنے میں پچھتاتا نہیں

بس مجھے محمودؔ کافی ہے مدیحِ مصطفیٰ ﷺ
میں ادب میں جابجا تو پاؤں پھیلاتا نہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کونین ﷺ کے دم سے ہیں سب انوارِ صُبح
ہے اسی خاطر جہاں میں قائم استمرارِ صبح

ویسے تو ہر روز چھپتی ہیں نئی اخبارِ صبح
تھی پیمبر ﷺ کی ولادت کی خبر شہکارِ صبح

صبحِ مولودِ رسولؐ اللہ ﷺ کا فیضان ہے
ثبت ہیں رُوئے جہانِ حسن پر آثارِ صبح

وہ ملاحت اور صباحت تھی رُخِ سرکار ﷺ پر
ہو گیا گلرنگ اس کو دیکھ کر رُخسارِ صبح

صبحِ مکّہ میں ہوئی بارہ ربیع النّور کی
پھر لبِ ہر لالہ و گل پر رہی گفتارِ صبح

نور سب نورِ رسولِ پاک ﷺ سے ہیں مُقتبس
ہے رُخِ اَفلاک پر منقوش یہ اقرارِ صبح

تھا جہانِ آدمیت میں ظہورِ مصطفیٰ ﷺ
جس سے قائم کر دیا اللہ نے معیارِ صبح

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سن کے سرکار ﷺ کی ثنا تجھ سے
راضی ہو گا ترا خدا تجھ سے

یاد اُن ﷺ کی ہوئی جُدا تجھ سے
لازماً ہے خدا خفا تجھ سے

جو بکثرت درود پڑھتا ہے
مان لے یہ کہ ہے بڑا تجھ سے

یہ بھی ہے سلسلہ تعلّق کا
ہے عطا ان ﷺ سے اور خطا تجھ سے

کھا قسم تو، کبھی نہ ہووے گی
نعت کے باب میں ریا تجھ سے

آگے پیچھے درود پڑھ لینا
ہو تو ہو اس طرح دُعا تجھ سے

کاش محمودؔ شہرِ طیبہ میں
ہو معانق تری قضا تجھ سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے یوں نکھارے چاند سورج
نبی ﷺ کے ہیں نظارے چاند سورج

انھوں نے نور پایا ہے نبی ﷺ سے
ضیا کے ہیں ادارے چاند سورج

نبی ﷺ کے حکم کے تابع رہے ہیں
لگیں کیسے نہ پیارے چاند سورج

ہیں روشن گردِ پائے مصطفیٰ ﷺ سے
جو ہیں سارے ستارے، چاند، سورج

انھوں نے روشنی سرور ﷺ سے لی ہے
ہیں نور افزا ہمارے چاند سورج

ضیا لے کر دیارِ مصطفیٰ ﷺ سے
کریں پورے خسارے چاند سورج

"رشید! آقا و مولا ﷺ سے ضیا لے"
یہی ہر دم پکارے چاند سورج

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے عمل تیرا اگر ناقص، زباں پر شور ہے
نعت کی چاہت بجا، ایمان تو کمزور ہے

ہم کو خوشخبری ملی ''جاءُوک'' کے الفاظ سے
عاصیوں کی کب سوا آقا ﷺ کے در کے، ٹھور ہے

شام ہوتی ہے بسر سیرت کے پڑھ کر واقعے
وردِ اسمِ سرورِ عالم ﷺ سے اپنی بھور ہے

کر کے جائے گی وہ جل تھل ایک، آئے گی بہار
جو مدینے سے اُٹھی ہے، وہ گھٹا گھنگھور ہے

اس پہ عظمت مصطفیٰ ﷺ صلِ علیٰ کی کیا کُھلے
آنکھ جس بدبخت بندے کی سراسر کور ہے

سانس میں جب تک کہ میرا سانس ہے، ناعت ہوں میں
مُنسلک ذکرِ نبی ﷺ سے سانس کی یہ ڈور ہے

میری خوش بختی نے خدمت نعت کی بخشی مجھے
کیا کسی بندے کا قسمت پر بھی کوئی زور ہے

ہر بُنِ مُو سرورِ کونین ﷺ کا ذاکر ہُوا
ان کے زیرِ بارِ احساں میری اک اک پور ہے

جب سنورتے جا رہے ہیں کام سب میرے رشیدؔ
جانتا ہوں مَیں، نگاہِ لطف میری اور ہے

یا خدا! محمودؔ کے بھی کر دے تو اچھے نصیب
خوش نصیب افراد کی شہرِ نبی ﷺ میں گور ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے لب پر جو ہو تو ذکرِ اوصافِ حمیدہ ہو
قصیدہ ہو تو محبوبِ خدا ﷺ ہی کا قصیدہ ہو
مقابل بادشاہانِ جہاں کے سرکشیدہ ہو
درِ محبوبِ خالق ﷺ پر جو بندہ سر خمیدہ ہو
رسائی اس کی ہو گی جنۃ الفردوس تک کیسے
جو شہرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ تک نارسیدہ ہو
سحابِ لطفِ طیبہ سے نہ کیوں اُس کی طرف لپکے
اگر انسان یادِ مصطفیٰ ﷺ میں آبدیدہ ہو
کہاں اُس سے زیادہ کوئی ہو ایمان میں کامل
محبت سرورِ کونین ﷺ کی جس کا عقیدہ ہو
مدینے میں بھرے جھولی، کرم کا پیرہن پائے
جو خالی ہاتھ ہو دریوزہ گر، دامن دریدہ ہو
نہ آگے پیچھے کیسے غازی علم الدینؒ کے ہو رضواں
جب اس نے جان دے کر قطعۂ جنت خریدا ہو
نکالا "نعت" تو محمودؔ کے دل میں یہ خواہش تھی
وِلا کا ماہنامہ ہو، محبت کا جریدہ ہو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدت کی جو لے گا اوڑھ کوئی آدمی چادر
عطا فرمائیں گے آقا ﷺ اُسے عرفان کی چادر
اگر دل کی نظر سے دیکھنا ہو گنبدِ خضرا
نظر کے سامنے پھیلائی جائے شبنمی چادر
اگرچہ خواب کا عالم تھا، پر بیدار قسمت تھی
بصیریؒ کو عنایت کی نبی ﷺ نے جس گھڑی چادر
ہیں ہم بیمار بھی، شاعر بھی ہیں، دریوزہ گر بھی ہیں
ہمارے واسطے رکھتی ہے طُرفہ دلکشی چادر
ملا خلقت کا خالق کی طرف سے اوّلیں خلعت
نبوّت کی ملی محبوبِ حق ﷺ کو آخری چادر
بنا تصویرِ حیرت میں نبی ﷺ کا دیکھ کر روضہ
تو پہنا کاغذی پیراہن اور لی کاغذی چادر
اکھٹے پنجتنؑ یوں ہو گئے محمودؔ "بکمّل" میں
کہ تھی سرکارِ والا ﷺ کی سراپا آگہی چادر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ! جب ہیں شافعِ یومُ النُّشور آپ
فرما ہی دیں معاف ہمارے قصور آپ

ہر قولِ کبریا کا تعلّق ہے آپ سے
موجود آیتوں میں ہیں بینُ السّطور آپ

سرکار ﷺ ظلِّ خالقِ عالَم ہیں بے گماں
آئینۂ صفاتِ خدائے غفور آپ

ہیں عالمین کے لیے رحمت، تو کیوں نہ ہوں
ممدوحِ اِنس و جان و وحُوش و طیور آپ ﷺ

حاصل ہوئی ہیں قادرِ مطلق سے قدرتیں
امدادگار یوں ہیں جہاں میں حضور ﷺ آپ

سرکار ﷺ! آپ ہی سے ہیں سب ضو فشانیاں
لاریب ہیں حقیقت و حکمت کا نور آپ

ظاہر "کَمَا تَشَاءُ" سے ہُوا ہے کہ آپ نے
فرمایا اپنی مرضی سے اپنا ظہور آپ

اِسرا کی رفعتوں کا تصوّر محال ہے
جانے یہ میزبان ۔ گئے کتنی دُور آپ ﷺ

رب جانے، اک ہی سیر تھی یا اُس کے بعد بھی
کرتے رہے ہیں عرشِ خدا کو عبور آپ ﷺ

واقف ہے صرف رب ہی حقیقت سے آپ کی
یوں ہیں ورائے دانش و فکر و شعور آپ ﷺ

ضربُ المثل ہیں قلب و نظر کی طہارتیں
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"

محمودؔ جب پڑھے گا سرِ حشر نعتِ پاک
دیکھا تو مُسکرائیں گے آقا ﷺ ضرور آپ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطف و اکرامِ شہِ خیرُ البشر ﷺ آتا ہے یاد
نخلِ مدحِ سرورِ حق ﷺ کا ثمر آتا ہے یاد

کعبۂ خالق کا نظارہ سحر کے ساتھ ہے
طیبہ کا منظر مجھے پچھلے پہر آتا ہے یاد

مجھ کو اپنی یاد پر قربان ہوتا دیکھیے
مجھ کو جب آتا ہے، طیبہ کا سفر آتا ہے یاد

ہر مصیبت پر دہائی ہے رسولِ پاک ﷺ کی
چارۂ بے چارگی کو چارہ گر آتا ہے یاد

شہرِ سرور ﷺ میں نہ میری حاضری ہوتی تھی جب
قُلزُمِ غم میں جو پڑتا تھا بھنور۔ آتا ہے یاد

بات کرنا چاہتا ہوں جب بھی مَیں سرکار ﷺ کی
مجھ کو فوراً شعر گوئی کا ہُنر آتا ہے یاد

جن دنوں محمودؔ میں ہوتا ہوں شہرِ نور میں
سوچتا ہوں کچھ نہ دنیا کا، نہ گھر آتا ہے یاد

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردار پر جو ہوں نبی ﷺ کی پیروی کے نقش
تابندہ کیوں نہ ہوں گے تری زندگی کے نقش

سرکار ﷺ کا دیارِ سکوں خیز دیکھ کر
چہرے پہ ثبت ہو گئے ہیں تازگی کے نقش

دیکھو تو پاؤ قلب پر آنکھوں کے راستے
شہرِ نبی ﷺ کے رات دن کی روشنی کے نقش

عصیاں شعار پہنچا جو پیشِ مواجہہ
ظاہر جبیں پہ ہو گئے شرمندگی کے نقش

میری جھکی نگاہ سے آقا ﷺ نے پڑھ لیے
میری کہی کے نقش، مری ان کہی کے نقش

حرفِ ثنائے سرورِ کونین ﷺ کیا لکھا
قسمت کی لوح پر لکھے ہیں بہتری کے نقش

محمودؔ پر ہے سیرتِ سرکار ﷺ کا اثر
گہرے ہیں قلب و جاں پہ یہ جو عاجزی کے نقش

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دربار میں پا جائیں کہیں بار مسافر
ہیں آپ کے مسکن کے جو سرکار ﷺ مسافر

طیبہ میں پزیرائی ہوا کرتی ہے سب کی
ہوں صاحبِ ثروت کہ ہوں نادار مسافر

آقا ﷺ کی محبّت کی جنھیں راہ ملی ہے
گنتے ہی نہیں راہ کے آزار مسافر

مل جائے کہیں موت اگر راہِ نبی ﷺ میں
ہیں اس سے ملاقات کو تیّار مسافر

مقصودِ دلی پائیں گے طیبہ کی زمیں پر
دیدارِ پیمبر ﷺ کے طلب گار مسافر

کوثر کے انھیں جام پیمبر ﷺ سے ملیں گے
زمزم سے جو ہو جائیں گے سرشار مسافر

ہیں زیرِ اثر صاحبِ خانہ کے کرم کے
خاطی ہوں کہ عاصی ہوں کہ دیندار مسافر

پائیں گے اسی راہ میں جنّت کے حدائق
سرکارِ مدینہ ﷺ کے وفادار مسافر

جو حرمتِ سرکار ﷺ کی راہوں پہ چلے ہیں
جائیں گے بصد شوق سرِ دار مسافر

پاتے نہیں کیوں رحمتِ سرکار ﷺ کا سایہ
کیوں راہِ جہنّم کے ہیں کفّار مسافر

جاتے ہیں بدربارِ نبی ﷺ عجز کے رستے
محمودؔ ہیں ایسے مرے اشعار مسافر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسے آقا ﷺ سے جتنی ہے محبت، اُس کو گر سمجھے
تتبع کے لیے بندہ خدا کو راہبر سمجھے

مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو کیسے کوئی بے خبر جانے
حقیقت نورِ حق کی کس طرح سے بے بصر سمجھے

نظر آئے قدومِ سرورِ عالم ﷺ مقدر سے
تو ہم اس خواب کو اذنِ حضوری کی خبر سمجھے

نچھاور کرتے ہیں کرنیں شعاعیں روز و شب اپنی
مقامِ روضۂ سرکار ﷺ کو شمس و قمر سمجھے

نبی ﷺ ہیں نور تو ٹکڑا نہیں ہیں نورِ خالق کا
بشر سمجھے کوئی تو پھر انھیں خیرُ البشر سمجھے

عطا کر دے خدائے پاک ہم کو بھی سمجھ ایسی
نبی ﷺ کے دیں کو جس انداز میں حضرت عمرؓ سمجھے

حقیقت تک رسائی جس کی بھی محمودؔ ہو جائے
ہر اچھائی کو وہ سرکار ﷺ کے زیرِ اثر سمجھے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ دیں گے ہمیں کیوں بے قراری سے نجات
ہم نہ جب تک پائیں گے عصیاں شعاری سے نجات

جب برستا دیکھ لوں ابرِ کرم طیبہ میں میں
کیوں ملے اُس وقت مجھ کو اشکباری سے نجات

یہ تو ہے اک درسِ تعلیماتِ سرکارِ جہاں ﷺ
کیوں میں چاہوں عاجزی سے، انکساری سے نجات

دیکھ لیں نعتوں کے مجموعے فرشتے روزِ حشر
اس طرح پائیں مری عصیاں شعاری سے نجات

غیروں کا منہ دیکھتے ہیں اُمتی سرکار ﷺ کے
چاہتے ہیں گویا خود، خود انحصاری سے نجات

ہو چکے ہیں ساری دُنیا میں ذلیل و خوار ہم
چاہیے سرکار ﷺ رُسوائی سے، خواری سے نجات

مل گیا طیبہ پہنچتے ہی سکوں محمودؔ کو
پا چکا ہے اس طرح الحاح و زاری سے نجات

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر والوں سے آقا ﷺ کی قرابت ہے نمایاں
اصحابؓ میں سرکار ﷺ کی صحبت ہے نمایاں

مہجوریٔ طیبہ میں جو رقت ہے نمایاں
اظہارِ محبت کی علامت ہے نمایاں

لوگوں کی بہت شوکت و حشمت ہے نمایاں
پر میری پیمبر ﷺ سے محبت ہے نمایاں

یہ تیسرے پارے کی کہے آیتِ اول
آقا ﷺ کی نبیوں پہ فضیلت ہے نمایاں

تم پاؤ جگہ طیبہ میں تدفین کی خاطر
بخشش کے لیے اک یہ ضمانت ہے نمایاں

وہ تو مرے سرکار ﷺ نے چھٹکارا دلایا
گو لوحِ مقدر کی عبارت ہے نمایاں

مجھ پر تو کرم سرورِ کونین ﷺ کریں گے
میری تو بہرحال ضرورت ہے نمایاں

خوش بخت ہوں، مجھ کو وہ سرِ خواب ملیں گے
یہ رخ سے عنایات کی صورت ہے نمایاں

اس باب میں کچھ اور بھی اعمال اہم ہیں
بخشش کے لیے آپ ﷺ کی مدحت ہے نمایاں

یہ رُشد و ہدایت کا طریقہ ہے نبی ﷺ کا
تبلیغ میں بھی دانش و حکمت ہے نمایاں

محمودؔ کی بخشش کا جو اعلان ہُوا ہے
ہر چہرۂ موجود پہ حیرت ہے نمایاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
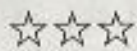
ہر بہتری ہے سرورِ دیں ﷺ کے نظام میں
ہر خیر پاؤ اُسوۂ خیرُ الانام ﷺ میں

تمیز چاہیے تھی حلال و حرام میں
اور وہ ملی رسولِ خدا ﷺ کے پیام میں

اک دوسرے کو چومتے پائے گئے ہیں ہونٹ
ایسی مٹھاس پائی ہے آقا ﷺ کے نام میں

کیا دیکھتا میں روضۂ سرکار ﷺ کی طرف
اُٹھتی نہ تھی نگاہ مری احترام میں

قعدہ میں تھا سلام گزارِ حضورِ پاک ﷺ
اللہ کی حضوری رہی ہے قیام میں

گہرے مطالعے سے یہ نکتہ ہُوا عیاں
توصیفِ مصطفیٰ ﷺ ہے خدا کے کلام میں

مدحِ نبی ﷺ پسندِ خدائے کریم ہے
مصروف کیوں رہوں نہ میں اِس ایک کام میں

محمودؔ اس کا اپنا ہے یہ فعل، اس لیے
خوشنودیٔ خدا ہے درود و سلام میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پگاہ و شام جو یادِ حبیبِ حق ﷺ میں روتے ہیں
وہ تارِ اُنس میں اِخلاص کے گوہر پروتے ہیں

سند اُن کو مدینے سے ملے گی سربلندی کی
وہی جو عاجزی کے نخل کشتِ جاں میں بوتے ہیں

نبی ﷺ کے لطف کا بادل انھی پر گھر کے آتا ہے
جو بحرِ ہجرِ شہرِ نور میں آنکھیں بھگوتے ہیں

مقدر کو جگاتے ہیں اِسی اندازِ مُحکم سے
مکمل کر کے اورادِ درودِ پاک سوتے ہیں

محبت اُن سے فرماتا ہے خودِ خلاقِ ہر عالم
محب جو اہلِ بیتِ سرورِ عالم ﷺ کے ہوتے ہیں

یہی صورت تو ہے جس سے بنیں گے مومنِ کامل
اگر ہم دل میں اُن ﷺ کے پاک اُسوہ کو سموتے ہیں

جنھیں محمودؔ بُلواتے ہیں در پر شافعِ محشر ﷺ
وہ اپنے داغِ ہائے معصیت اشکوں سے دھوتے ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر چاہے تو خالق کی عطاؤں کا سہارا
لے شہرِ پیمبر ﷺ کی فضاؤں کا سہارا

جو طیبہ میں کرتا ہوں سرِ محشر و میزاں
لیتا ہوں انھی خاص دعاؤں کا سہارا

دیتا ہی نہیں سیّد و سرکارِ جہاں ﷺ کے
بیمارِ محبت کو دواؤں کا سہارا

مجھ پر جو ہے سایہ تو ہے قدمینِ نبی ﷺ کا
لیتے ہیں تو لیں لوگ ہماؤں کا سہارا

طیبہ کے لیے راہ نما ذوق ہے میرا
میں کس لیے لوں راہنماؤں کا سہارا

ہم عاصی و مذنب ہیں، نبی ﷺ شفیعِ عالم
آقا ﷺ کی عطائیں ہیں خطاؤں کا سہارا

اس در سے تو محمودؔ جو مانگو وہی پاؤ
آقا ﷺ کی سخاوت ہے گداؤں کا سہارا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غمِ دُنیا بھلاتا ہوں، نبی ﷺ کو یاد کرتا ہوں
دلِ برباد کو میں اس طرح آباد کرتا ہوں

مدینے حاضری ہوتی ہے جب سرکار ﷺ کے در پر
بیاں میں وارداتِ قلب کی رُوداد کرتا ہوں

مصائب ناطقہ جب بند کر دینے کو ہوتے ہیں
میں اُس دم انعقادِ محفلِ میلاد کرتا ہوں

مقیّد پا کے خود کو دوریٔ طیبہ کے محبس میں
میں اپنے طائرِ تخیل کو آزاد کرتا ہوں

کیے جاتا ہوں شہرِ سرورِ کونین ﷺ کی باتیں
میں اپنے دوستوں کو اس طرح سے شاد کرتا ہوں

فرشتے دوڑتے آتے ہیں خالق کے اشارے پر
کسی مشکل میں جب میں مصطفیٰ ﷺ کو یاد کرتا ہوں

بیانِ سیرت و نعتِ نبی ﷺ محمودؔ کرنا ہو
تو اپنی مجتمع میں ساری استعداد کرتا ہوں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو زندگی میں نعت کا رسیا ہُوا رہا
میزاں کو دیکھ کر بھی وہ چوڑا ہوا رہا

ذکرِ حضورِ پاک ﷺ یوں اُونچا ہوا رہا
محبوبِ ربِّ دہر ﷺ کا چرچا ہوا رہا

لاہور سے تو اچھا بھلا بولتا چلا
دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں میں گونگا ہُوا رہا

یادِ نبی ﷺ نے ایسے کرایا مجھے وضو
چہرہ تمام شب مرا بھیگا ہوا رہا

ممکن ہی کس طرح ہے، کمی کوئی بھی رہے
دامن درِ نبی ﷺ پہ جو پھیلا ہوا رہا

شہرِ رسولِ حق ﷺ میں فقط سر کی بات کیا
خم اُس جگہ پہ میرا سراپا ہُوا رہا

محمودؔ کیا تمازتِ خورشید کا خطر
کملی میں مصطفیٰ ﷺ کی میں لپٹا ہُوا رہا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جُونہی حضور ﷺ کی یادوں نے اشکبار کیا
اُتر کے چاند کی کرنوں نے مجھ کو پیار کیا

مرے حضور ﷺ! دہائی ہے، لطف فرمائیں
سپاہِ ظلم و تشتّت نے مجھ پہ وار کیا

حضور ﷺ! خانۂ حُسنِ عمل سوالی ہے
حضور ﷺ! ہم کو بداعمالیوں نے خوار کیا

حضور ﷺ! ہجرِ مدینہ میں جان بے کَل ہے
مجھے حضوری کی خواہش نے بے قرار کیا

درود اس طرح خنجر بدست دیکھا ہے
لباسِ جرم و خطا اُس نے تار تار کیا

شکستِ دشمنِ دینِ نبی ﷺ کی قسمت ہے
اگر حضور ﷺ کی نُصرت پہ انحصار کیا

وفورِ لطف و عطائے نبی ﷺ کے کیا کہنے!
ثنا نگاروں میں محمودؔ کو شمار کیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتا رہا درود مدینے کی راہ میں
آیا میں یوں نگاہِ رسالت پناہ ﷺ میں

اس کا سبب ہے صرف طوافِ درِ نبی ﷺ
یہ جو مسابقت ہے تجھی مہر و ماہ میں

میرے شفیعِ حشرؐ کی بس اک نظر پڑی
باقی بچا نہ کچھ مری فردِ گناہ میں

رب خوش ہوا، ملائکہ نے واہ واہ کی
پائیں عجب لطافتیں طیبہ کی راہ میں

سرکارِ ہر جہاں ﷺ کی عنایت سے زندگی
ہے باغ و راغ، آدم و جن، کوہ و کاہ میں

لاریب ہیں قدومِ پیمبر ﷺ کے فیض سے
جتنی تجلّیاں ہیں یہ خورشید و ماہ میں

میزاں کا ہو حساب کہ شدّت کی دھوپ ہو!
محشر میں ہم تو ہوں گے نبی ﷺ کی پناہ میں

سایہ نظر نہ آنا حقیقت تو تھی مگر
سب اہلِ دیں ہیں سایۂ رحمت پناہ ﷺ میں

رکھتے رہو تعلّقِ خاطر درود سے
آنا جو چاہتے ہو نبی ﷺ کی نگاہ میں

کملی پناہ ان کو بھی دے گی بروزِ حشر
ملبوس ہیں جو لوگ لباسِ گناہ میں

قوسین کا تو فاصلہ کچھ فاصلہ نہ تھا
دُوری نہ تھی اِلٰہ و حبیبِ اِلٰہ ﷺ میں

جنّت کی جو طلب تھی اسے، پوری ہو گئی
محمودؔ جب رسا ہوا اُس بارگاہ میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ لوگ اور ہیں جو پریشانیوں میں ہیں
آقا ﷺ کے نام لیوا تو آسانیوں میں ہیں

جن پر سحابِ لطفِ نبی ﷺ کا کرم ہُوا
آنکھیں اُنھی کی ڈوبی ہوئی پانیوں میں ہیں

حمدِ خدا ثنائے نبی ﷺ کے سوا نہیں
جو ہیں محمّدی، وہی رحمانیوں میں ہیں

جو لوگ اِتباعِ حبیبِ خدا ﷺ کریں
گویا عقیدتوں کی فراوانیوں میں ہیں

بندے گناہ گار ہیں، لیکن نبی ﷺ کے ہیں
یوں ہم بھی پارساؤں میں، روحانیوں میں ہیں

آقا ﷺ کا نام لیتے رہیں تو بقا ملے
اصلاً تو جتنے بندے ہیں، سب فانیوں میں ہیں

باتوں کی حد تک ہیں جو غلامِ رسولِ پاک ﷺ
اعمال کی کہو تو پشیمانیوں میں ہیں

ہونٹوں پہ ذکرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ تو ہے
لیکن لگے ہوئے کئی شیطانیوں میں ہیں

سرکار ﷺ! محبسوں سے رہائی دلایئے
بندے بہت سے نفس کے زندانیوں میں ہیں

اتنی ثنا نبی ﷺ کی کرو، اتنی مت کرو
بدبخت لوگ ایسی ہی نادانیوں میں ہیں

معیاری نعت اب نظر آتی ہے خال خال
خوش آج کل تو لوگ خوش الحانیوں میں ہیں

اہلِ بہشت نعت کے صدقے رشید کو
اپنے قریب دیکھ کے، حیرانیوں میں ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مال، اولاد، اقارب، جان
سب ہوں آقا ﷺ پر قربان

صرف کلامِ رب میں ہیں
حرفِ ثنا شایانِ شان

بعثت سرورِ عالم ﷺ کی
رب کا ہے ہم پر احسان

چھوڑنا مت راہِ سرکار ﷺ
چاہے اُٹھیں سَو طوفان

اُن ﷺ کی رضا خوشنودیِ رب کی
مان لو یہ رب کا فرمان

نعت صحابیؓ کہتے تھے
کعبؓ ، ابوطالبؓ ، حسانؓ

جہاں نہ ذکر ہو آقا ﷺ کا
آبادی ؛ قبرستان

لطفِ نبی ﷺ کو یاد نہ رکھنا
رب کی نعمت کا کفران

نعت، درود، عقیدت، الفت
ہے میرا سارا سامان

شہرِ نبی ﷺ میں موت ملے
میرے دل میں ہے ارمان

رکھتا ہوں محمودؔ تخلص
نعت کی خدمت ہے پہچان

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لائیں گے اُن ﷺ پر ایمان
باندھا نبیوں نے پیمان

وہ بندہ ہے آقا ﷺ کا
جو چاہے رب کا عرفان

لکھنا حمدیں، پڑھنا نعتیں
اِس کو تو تقویٰ گردان

ہر شے رب نے جامد کر دی
وہ ﷺ جس رات ہوئے مہمان

دیکھنے والے پڑھتے تھے
آقا ﷺ ہیں ناطق قرآن

"صلِّ علیٰ" کم پڑھتا ہے
عقل کا ہو جس میں فقدان

ہوں محمودؔ نثار نبی ﷺ پر
میری فکر، مرا وجدان

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے خدا! مجھ کو مدینے میں اَدب سے رکھنا
اِس طرح دور مجھے اپنے غضب سے رکھنا

اپنی تعریف و ثنا میں مجھے شاغل رکھ کر
دُور سرکار ﷺ! مجھے لہْو و لعب سے رکھنا

وردِ صلوات سے اک لحظہ نہ غافل ہونا
نعت وابستہ دل و روح سے، لب سے رکھنا

اُس کے محبوب ﷺ کی تقلید و اطاعت کرنا
یہ تعلّق ہے ضروری ترا رب سے رکھنا

تم سے فرمائے گا خود خالقِ عالمِ الفت
اِلتزام اُنس کا تم شاہِ عرب ﷺ سے رکھنا

سب عوارض، سبھی امراض سے پاؤ گے شفا
تم تعلّق تو مدینے کے مطب سے رکھنا

مَیں خموشی سے درود آقا ﷺ پہ یا رب! پڑھ لوں
مجھ کو جنّت میں علٰحدہ سب سے رکھنا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منزلِ عرفانِ رب کو راستہ دیتا ہے کون
ماسوا آقا ﷺ کے، خالق کا پتا دیتا ہے کون

ساری دُنیا جانتی ہے، کوئی ناواقف نہیں
دشمنانِ دین و جاں کو بھی دُعا دیتا ہے کون

اس کی تکلیفات پر اندوہ گیں ہوتا ہُوا
اُمتی کو رافت و رحمت سدا دیتا ہے کون

ہوں اگر مستوجبِ تعزیر سب عصیاں شعار
تو شفاعت کی نویدِ جاں فزا دیتا ہے کون

اپنے اَلطاف و کرم سے، التفاتِ خاص سے
دیدِ طیبہ کی لگن دل میں بڑھا دیتا ہے کون

میرے آقا ﷺ کے سوا، محبوبِ رازق ﷺ کے سوا
ہر بھکاری کو طلب سے بھی سوا دیتا ہے کون

نعت تو محمودؔ تُو کہتا ہے لیکن یہ بتا
تجھ کو توفیقِ ثنا، حرفِ ثنا دیتا ہے کون

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا ہُوں مَیں یوں ناز مقدر پہ ہمیشہ
سرکار ﷺ کی رحمت رہی احقر پہ ہمیشہ

مدّاحِ سرکار ﷺ کے اشعار ہوئے ہیں
مائل رہی تخیل سخنور پہ ہمیشہ

میں دُور رہا جتنے بھی دن شہرِ نبی ﷺ سے
اک بوجھ رہا ہے دلِ مضطر پہ ہمیشہ

کمرے میں مدینے کی تصاویر سجی ہیں
رہتی ہے نظر روضے کے منظر پہ ہمیشہ

ہم کو بھی بُصیریؒ کی طرح چاہیے صحّت
ہم نے بھی نظر رکھّی ہے چادر پہ ہمیشہ

دولت سے رکھی دائمی دُوری جو نبی ﷺ نے
رکھّا ہے اسے ہم نے بھی ٹھوکر پہ ہمیشہ

محمودؔ پیمبر ﷺ کی نظر ہم پہ رہی ہے
سایہ رہا الطاف کا گھر بھر پہ ہمیشہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو بیاں کس شخص سے توصیفِ شاہِ مُرسلاں ﷺ
برزخِ کُبریٰ ہیں بندے اور رب کے درمیاں
زیرِ پا تھے آپ کے ارض و سما و کہکشاں
جا رہے تھے سرورِ کونین ﷺ سُوئے لامکاں
کیوں نہ ہو لوگوں میں میری خوش نصیبی کا بیاں
رب کرم فرما ہے مجھ پر اور آقا ﷺ مہرباں
کائناتِ آب و گِل کے سب مظاہر دیکھ لو
ملتے ہیں سرکار ﷺ کی عظمت کے ہر جا پر نشاں
حاضرِ دربار ہو حُسنِ تصوُّر کے طفیل
سامنے سرکارِ والا ﷺ کے بیاں کر داستاں
ہر تحرّک کارگاہِ زیست کا روکا گیا
جب ہُوئے سرکار ﷺ ربِ لَم یَزَل کے میہماں
مجھ پہ ہے اکرام و الطاف نبی ﷺ کی انتہا
حاضری کی جب گزارش، مَیں نے کی، فرمایا ''ہاں''

میرے گُونگے پن پہ کیا حیرت زدہ ہو زارو!
چشم نگراں ہے بہ سمتِ روضہ، دل ہے ترجماں
رُستگاری جہنم کے محبس سے پائے گا جونہی
اڑ کے پہنچے گا درِ سرور ﷺ پہ میرا مُرغِ جاں
دور دورہ شہرِ خالق میں خشیت کا رہا
اور مدینے میں نظر آیا ہے شفقت کا سماں
جس جگہ بھی، جس کسی نے بھی پکارا آپ کو
میرے سرکارِ دوعالم ﷺ کی مدد پہنچی وہاں
یہ تو منصب ہی فقط خلاقِ ہر عالم کا ہے
مدحتِ آقا ﷺ کہاں، محمودؔ سا مذنب کہاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُبلّغ ہوں مَیں خالق کی قسم ختمِ نُبوّت کا
اُٹھا رکھا ہے ہاتھوں میں علَم ختمِ نبوت کا

ہوئی تکمیلِ دینِ کبریا محبوبِ خالق ﷺ سے
جو سمجھیں تو ہے یہ نکتہ اہَم ختمِ نبوت کا

حصارِ رحمتِ ربِّ جہاں اُس کو میسّر ہے
کرے جو ذکر یارو دم بہ دم ختمِ نبوت کا

وگرنہ بابی، مرزائی، بہائی ہو چکا ہوتا
میں مومن ہوں کہ ہے مجھ پر کرم ختمِ نبوت کا

نبی کوئی نہ پہلا پا سکا اس اوج و عظمت کو
سرِ اِسرا رہا جاہ و حشَم ختمِ نبوت کا

فرشتوں نے تھما دی مجھ کو جو فردِ عمل میری
لکھے گا اس پہ بھی نعرہ قلم ختمِ نبوت کا

اَساسی ہے، مُبادی ہے یہی اسلام کا مقصد
عدم دینِ متیں کا ہے عدم ختمِ نبوت کا

عرب میں بھی اصولِ دینِ حق اس کو سمجھتے ہیں
عقیدہ رکھتے ہیں اہلِ عجم ختمِ نبوت کا

اہم ہے لوحِ محفوظ اِس لیے یارو کہ خالق نے
کیا ہے فیصلہ اُس پر رقم ختمِ نبوت کا

ذلیل و خوار و رُسوا کر دیے اس کے جو دشمن تھے
ستمبر میں رکھا رب نے بھرم ختمِ نبوت کا

مسلمانوں کے دل خوش ہیں تو مرزائی پریشاں ہیں
خوشی ختمِ نبوت کی ہے، غم ختمِ نبوت کا

میں کیوں اس ذکرِ خوشتر سے کبھی محمودؔ باز آؤں
مجھے حاصل ہے اکمالِ نِعَم ختمِ نبوت کا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوّت کا''
کہ یہ اعلان ہے محبوبِ خالق ﷺ کی فضیلت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ ''اَکْمَلْتُ لَکُمْ'' کا حرف ہے بُرہان و حُجّت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ یہ دیں کا کنایہ ہے، اشارہ ہے یہ فطرت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ جو اِس کے سوا رستہ ہے، رستہ ہے ضلالت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ یہ اظہار ہے ہر اک مسلماں کی حمیّت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ یہ نکتہ ہے اپنے اُمّتی ہونے کی نسبت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ اک اعزاز ہے یہ آدمیّت مومنیّت کا

''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ واضح ہے یہی مفہوم قرآں کی عبارت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ ہے یہ امتحاں اپنی بصیرت، اپنی غیرت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ یہ ہے درس سب سے آخری رب کی ہدایت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ یہ واحد خریطہ ہے دخُولِ باغِ جنّت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ معنیٰ ہے یہی فہم و فراست اور حکمت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ اس سے ہو گا حاصل ایک تمغا ہم کو طاعت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ میزاں پر یہی نکتہ ہے، ایماں کی شہادت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ یہ ہے ماحصل اسلام کے حُسنِ صداقت کا

''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ محشر میں ہمیں سمجھے گا رب حق دار خلعت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ اک انداز یہ واضح ہے تسلیمِ حقیقت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ قرآں میں اشارہ ہے نبی ﷺ کی افضلیت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ یہ ہے مُنتہا اپنے تفکّر کی لطافت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ ہم کو مان لیں اہلِ جہاں دشمن جہالت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
کہ ہے محمودؔ اک یہ راستہ آقا ﷺ کی قُربت کا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے سرکار ﷺ کا بندوں پہ یوں ابرِ کرم برسا
رذائل کے تسلّط سے رہائی پا گئی دُنیا
جہاں الفت پیمبر ﷺ کی کسی دل میں ہوئی پیدا
میسّر ہو گیا اس کو خدا کے لطف کا سایہ
خطا کارانِ اُمّت سے مِرے سرکارِ والا ﷺ کا
عنایت کا' کرم کا' لطف کا' رحمت کا ہے ناتا
پیمبر ﷺ کی محبّت کا تھا جس جس ہاتھ میں جھنڈا
انھی کا دم زدن میں پٹ گیا رضوان سے سودا
ہُوا ہے سرورِ عالم ﷺ کی طاعت کے سبب ایسا
کہ تھا دیروز تابندہ' ہیں روشن حال اور فردا
بداَخلاقی کی ساری قوتیں ہوتی گئیں پسپا
نظامِ خُلق ایسا مصطفیٰ ﷺ نے کر دیا برپا
احادیثِ رسولِ محترم ﷺ کا جو نہیں شیدا
وہ گونگا ہے' وہ بہرا ہے' وہ ہے معذور' ہے اندھا

کوئی کونا، کوئی گوشہ نہیں محروم رہ سکتا
برستی ہے تو ایسے رحمتِ سرکار ﷺ کی برکھا
ہرے اسفارِ جسم و روح کا ہے ٹارگٹ اچھا
سوا حرمین کے جاتا نہیں ہوں میں کہیں حاشا
سوا اس کے کہ ہو کوئی نبی ﷺ کے شہر کا شیدا
کوئی جاتا نہیں ہے جنّتُ الفردوس کو رستہ
تمنائے دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں میرا دل دھڑکا
زباں پر طیبہ ہے، دل میں ہے طیبہ، آنکھ میں طیبہ
درِ سرور ﷺ پہ جس دورانیے میں جا نہیں پایا
لگا مجبوریٔ طیبہ کا گھاؤ قلب پر گہرا
کیا مالک نے جتنا تذکرہ قرآں میں اسرا کا
جہاں افشا کا افشا ہے، وہاں اخفا کا ہے اخفا
کوئی جو دُوسرا ہوتا وہاں تو کچھ بتا سکتا
فرازِ لامکاں پر تھے نبی ﷺ تنہا، خدا تنہا
انھوں نے گرچہ آتے جاتے ہی سرکار ﷺ کو دیکھا
فرشتوں کی زباں پر آج بھی اسرا کا ہے چرچا

خدا چاہے تو ہو سکتا ہے سچّا میرا یہ سپنا
رسولِ صادق و اصدق ﷺ کا ہو ہر اُمّتی سچا
مسلمانانِ ہندوستان پر تھا لطف آقا ﷺ کا
کہ بخشا قائدِ اعظمؒ سا رب نے راہبر اچھا
رسولِ رب ﷺ سے قائدؒ کا تھا رشتہ اُنس و الفت کا
تبھی معلوم تھی منزل، تبھی معلوم تھا رستہ
خداوندا! بنا ہم کو مقلد اپنے قائدؒ کا
طفیلِ مصطفیٰ ﷺ ہم کو دکھا دے راستہ سیدھا
یہ حُسنِ عاقبت کے واسطے شیدا ہے نعتوں کا
حقیقت ہے یہی، محمودؔ نکلا گانٹھ کا پُورا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جونہی میں نے نبی ﷺ کے پاک گنبد کی طرف دیکھا
مقابل سبز کے، پایا ہر اک رنگِ جہاں پھیکا

نبی ﷺ کی نعت نے جو نخلِ الفت دل میں بویا تھا
تناور بڑ کی صورت بڑھتا جاتا ہے وہی پودا

سرِ میزاں نبی ﷺ کی چشمِ رحمت نے بدل ڈالا
فرشتوں کا تھا میرے ساتھ لہجہ پہلے تو تیکھا

کسی کو کیا پتا، مجھ کو درودِ پاک آتا تھا
بھنور میں تھا تو سب سمجھے کہ اب ڈوبا کہ اب ڈوبا

مرے گھر میں مری قسمت بنانے کے لیے آیا
ہوائے دلنوازی کا نبی ﷺ کے شہر سے جھونکا

تجھے سمجھیں گے سرکارِ دو عالم ﷺ اُمتی سچّا
اگر گفتار ہو اچھی، اگر کردار ہو اُجلا

یہی ارشادِ خالق ہے، یہی ہے حکم حضرت ﷺ کا
کرو وعدہ تو پھر اس کا کرو تم لازماً ایفا

یہی میرے رسولِ محترم ﷺ کے دل کی خواہش ہے
کسی مومن کے بارے میں نہ کرنا دل کو تم میلا

خدا کو بھی پیمبر ﷺ ہی کی تھی مطلوب خوشنودی
کیا ذکرِ حبیبِ محترم ﷺ کو اس لیے اُونچا

جو چاہو تو سمو لو روضۂ اقدس کو آنکھوں میں
جو اس کی وسعتیں سوچو تو یہ تا عرش ہے پھیلا

نبی ﷺ وہ جن کو حاصل ہے تصرّف سب جہانوں پر
یہ ہم جن سے اُکھڑ سکتا نہیں ہے گھاس کا تنکا

عظیم اخلاقِ سرور ﷺ کو کہا خلّاقِ عالم نے
بداخلاقی سے دوزخ کا کیے جاتے ہیں ہم سودا

گھٹائے شان جو کوئی مرے ہوتے پیمبر ﷺ کی
نہیں کچھ اور ممکن تو خدا کر دے مجھے بہرا

توجّہ جس کو حاصل ہو گئی صُفّہ پہ آقا ﷺ کی
اُسی کو علم ہے سارا، وہ ہے دانا، وہ ہے بینا

سخاوت کی سبھی پہنائیاں تھیں میرے ہاتھوں میں
درِ محبوبِ رب ﷺ پر جب مرا دستِ طلب پھیلا

عطش اُس کی سوائے آبِ کوثر بجھ نہیں سکتی
جو ہو آبِ دیارِ سرورِ کونین ﷺ کا پیاسا

اُترتی ہے تھکاوٹ سب زمانے کے علائق کی
سکوں پاتے ہیں شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں میرے سب اعضا

زیارت قبر میں سرکار ﷺ کی' طیبہ میں روضے کی
مُشابہ ہے کفن سے اس لیے احرام کا کپڑا

سکینت اور طمانینت کی ہے اعلیٰ تریں صورت
نبی ﷺ کے شہر میں جینا' انھی کے شہر میں مرنا

نبی اپنے کو کہلائے جو بعدِ سرورِ عالم ﷺ
نہیں دُنیا میں ایسے بے حیا ایسا کوئی جھوٹا

تیقّن ہے مرا محمودؔ امدادِ شفاعت پر
کسی کو ہو تو ہو' مجھ کو نہیں محشر کی کچھ پروا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ دو عالم ﷺ کی ہے حیات آئینہ
ان کی ذات آئینہ اور صفات آئینہ

قادر و توانا نے اتنی قدرتیں دی ہیں
ہے نگاہِ آقا ﷺ میں کائنات آئینہ

جس کی اوٹ سے رب کے حکم سب جھلکتے ہیں
ہے مرے پیمبر ﷺ کی بات. بات آئینہ

"مَنْ رَآنِیْ" آقا ﷺ کی اک حدیث والا ہے
ذاتِ حق کا بے شک ہے اُن کی ذات آئینہ

بات ان کی خالق کی' ہاتھ ان کا مالک کا
ہیں کلامِ خالق میں یہ نکات آئینہ

ہوں گے تیری آنکھوں پر' کھوج کے وسیلے سے
سیرتِ مطہّر کے واقعات آئینہ

اُمتی جو عاصی ہیں' ان پہ حشر میں ہو گا
سرورِ دو عالم ﷺ کا التفات آئینہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے ہیں نعتِ پاکؐ کے نغمات آئنہ
جذبات آئنہ ہیں، خیالات آئنہ

نورِ خدائے پاک کا جب ظل ہے بے گماں
کیسے نہ ہوتی مصطفیٰ ﷺ کی ذات آئنہ

پاتے ہیں ان سے مہر و مہ و نجم روشنی
شہرِ نبی ﷺ کے ایسے ہیں ذرات آئنہ

مجھ پر مری حقیقتوں کے سب پرت کھلے
دیکھا ہے میں نے طیبہ میں دن رات آئنہ

دیکھا جو دل کی آنکھ سے شہرِ حضور ﷺ کو
ہر صبح آئنہ رہی، ہر رات آئنہ

اس میں جھلکتی نعت گو کی ہیں عقیدتیں
نعتِ رسولِ حق ﷺ کی ہے ہر بات آئنہ

محمودؔ عرضِ حال کی حاجت نہیں کوئی
سرکار ﷺ پر تو ہیں مرے حالات آئنہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے دل میں اگر ارمانِ شاہِ مُرسلیں ﷺ دیکھو
تو پاؤ فضلِ رب، احسانِ شاہِ مُرسلیں ﷺ دیکھو

کسی دُنیا کو کھوجو تم، کسی بھی جنس کو سمجھو
ہر اک جانب فقط فیضانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

زمیں ہو، چرخ ہو، جنت ہو یا عرشِ معظم ہو
کوئی مضمون ہو، عنوانِ شاہِ مُرسلیں ﷺ دیکھو

تم اپنے گھر میں تصویرِ دیارِ شاہِ دیں ﷺ ٹانگو
بہ ہر دم اس طرح ایوانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

نبی ﷺ کی دید کے مشتاقو! خوشخبری یہ کیسی ہے!
قیامت میں رُخِ تابانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

لکھو، بولو، کہو، گاؤ، اگر سچے مسلماں ہو
وہی فقرے جو تم شایانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

کلامِ حق کو چومو اور کھولو کوئی سی آیت
معانی دیکھتے ہی شانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

سلاسل کی حقیقت پہ اگر تم غور کر پاؤ
بہ ہر سُو جلوہ گر عرفانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

وہی ناموسِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا محافظ ہے
وہ جس غازی کو تم قربانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

نہ مانو حضرتِ جبریلؑ کو اُستاذ سرور ﷺ کا
جو دیکھو تو اُسے دربانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

نبی ﷺ کے ہاتھ کو محمودؔ سمجھو ہاتھ خالق کا
تو فرمانِ خدا فرمانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے ہر حرفِ ثنا میں سیّدِ ابرار ﷺ ہیں
راستے جنّت کے اپنے واسطے ہموار ہیں

آئنہ جذبات و احساسات کے، اشعار ہیں
وا درِ سرکار ﷺ پہ میرے لبِ اظہار ہیں

بیکس و نادار و بے بس کے ہیں وہ امداد گار
میرے آقا ﷺ سارے غم زدگان کے غمخوار ہیں

"طَالِعُ لِیْ" کا ہے ارشادِ گرامی آئنہ
دستگیر و ناصرِ مُذنب مرے سرکار ﷺ ہیں

پوچھ لو غزوہ اُحد سے یا حُنین و بدر سے
مصطفیٰ صلِّ علیٰ کیسے سپہ سالار ہیں

اُن کے سارے چاہنے والے ہیں اپنے محترم
پیارے مجھ کو شہرِ سرور ﷺ کے در و دیوار ہیں

نعت و سیرت کا بیاں، وردِ درودِ مصطفیٰ ﷺ
یہ تو سب میری عقیدت ہی کے برگ و بار ہیں

ہے تعلق مستقل اپنا رسولِ پاک ﷺ سے
سربسر ہیں نور وہ، ہم طالبِ انوار ہیں

میں غلامانِ رسولُ اللہ ﷺ کو "آقا" کہوں
بُوفُکَیہؓ و سالمؓ و شقرانؓ ہیں، عمارؓ ہیں

دس صحابہؓ کو پیمبر ﷺ نے کہا ہے جنّتی
مسجدِ سرکارِ والا ﷺ کے بھی دس مینار ہیں

یا خدا! ان سب کی صحت کا کوئی رستہ نکال
جتنے بندے ہجرِ شہرِ نُور کے بیمار ہیں

عشق کا محمود کرتے ہیں عبث دعوے یہاں
مرحلے عشقِ پیمبر ﷺ کے بہت دشوار ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آب و ہوائے شہرِ نبی ﷺ جس گھڑی ملی
ایسا لگا کہ زندگی کو زندگی ملی

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں جسے خامشی ملی
اس کو اجازت حشر میں تقریر کی ملی

دیکھو کہ کیسا سیدھا مجھے راستہ ملا
آقا حضور ﷺ سے جو مجھے راستی ملی

جبریلؑ جیسے آ کے خود اُن سے گلے ملے
وہ خوشِ نصیب جن کو نبی ﷺ کی گلی ملی

میں نے کیا وظیفہ "صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل ﷺ"
جب بھی کوئی خوشی ملی، جب بھی غمی ملی

ہر شے سے پہلے آپ کو پیدا کیا گیا
لیکن نبوّت آپ ﷺ ہی کو آخری ملی

وہ خوشِ نصیب نورِ نبی ﷺ کو سمجھ سکا
عرفانِ حق کی جس کسی کو روشنی ملی

میرا وظیفہ ہو گیا سرکار ﷺ پر درود
یہ کام کیا ملا، جہاں کی بہتری ملی

اس کا سبب ہے سیرتِ محبوبِ کبریا ﷺ
مجھ کو جو عاجزی ملی، جو سادگی ملی

حُسنِ مُقدّر ایسا کسی کو نہیں ملا
شیخینؓ کو حضور ﷺ کی ہمسائگی ملی

طیبہ میں آنکھیں جس کسی کی گوہریں رہیں
اس کو سخیِ رسول ﷺ سے دریا دلی ملی

محمودؔ پر خدا کے کرم کی ہے انتہا
اس کو ملی تو نعت ہی کی شاعری ملی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ دیں ﷺ کا پئے کردار جو بندہ لگے
خالقِ کون و مکاں کو بس وہی اچھا لگے

نسبتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کے باعث دوستو
سارے شہروں سے لگے اچھا تو بس طیبہ لگے

دوریٔ ذکرِ رسولِ پاک ﷺ نامعقول ہے
اُنس ہو جس کو پیمبر ﷺ سے، وہی اپنا لگے

پیار کے بل پر جسے سرکار ﷺ کا در مل گیا
سارے داناؤں سے وہ بندہ مجھے دانا لگے

کیوں رویّہ نعت سے اغماض کا رکھّے کوئی
کس لیے کردار پر بندے کے یہ دھبّا لگے

جس کو عظمت ہی نظر آتی نہ ہو سرکار ﷺ کی
ایسا بدبخت آدمی مجھ کو نہ کیوں اندھا لگے

بحث و تمحیص آقا و مولا ﷺ کی ذاتِ پاک پر؟
سچ کہوں تو مجھ کو ایسی سوچ بھی بے جا لگے

رات آتی ہی نہیں ہے مصطفیٰ ﷺ کے شہر میں
داغِ یادِ شہرِ سرور ﷺ صُبح کا تارا لگے

کب بیاں معراج کے سارے حقائق کا ہُوا
کچھ نہ کچھ "مَا زَاغ" کے پردے میں بھی اِخفا لگے

جو دُہائی دے رسولُ اللہ ﷺ کی، منجدھار میں
اس کی کشتی قعرِ دریا سے کنارے آ لگے

جو ملے محمودؔ مجھ کو مصطفیٰ ﷺ کے نام پر
دوسروں کو تانبا و پیتل، مجھے سونا لگے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھول آنکھ دیکھ لطفِ نبی ﷺ عام ہر طرف
رحمت ہے اُن کی ہر طرف، اکرام ہر طرف

پڑھ لیں درود، پہنچیں گے شہرِ حضور ﷺ تک
"کیوں چیختے ہیں بلبلِ ناکام ہر طرف"

آقا ﷺ کی اِتباع سے منہ موڑنے پہ ہیں
اندوہ و رنج و کُلفت و آلام ہر طرف

توحید کا ہے ذکر لبوں پر، مگر حضور ﷺ!
پُجتے ہیں خواہشات کے اُصنام ہر طرف

سرکار ﷺ! ہو عطا ہمیں دولت یقین کی
تشکیک ہر جگہ پہ ہے، ابہام ہر طرف

عزّت کی صُبحِ ضوفشاں درکار ہے حضور ﷺ
رُسوائیوں کی چھا گئی ہے شام ہر طرف

سرکار ﷺ! ہیں یہود کی ریشہ دوانیاں
اسلامیوں کو جو کریں بدنام ہر طرف

اقدارِ دیں کو کھا گئیں روشن خیالیاں
سرکار ﷺ! ہے مچا ہُوا کُہرام ہر طرف

جتنے بھی ہیں ممالکِ اسلام دہر میں
سرکار ﷺ! غیرتوں کا ہے نیلام ہر طرف

محمودؔ اس کا رُخ کرو شہرِ رسول ﷺ کو
مُرغِ خلوص کے لیے ہیں دام ہر طرف

☆☆☆

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا

مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَعَلٰی اٰبَآئِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

اے اللہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ان کے آباء عظام، آلِ اطہار اور صحابہ کرام

(رضی اللہ عنہم) پر درود و سلام اور برکت بھیج